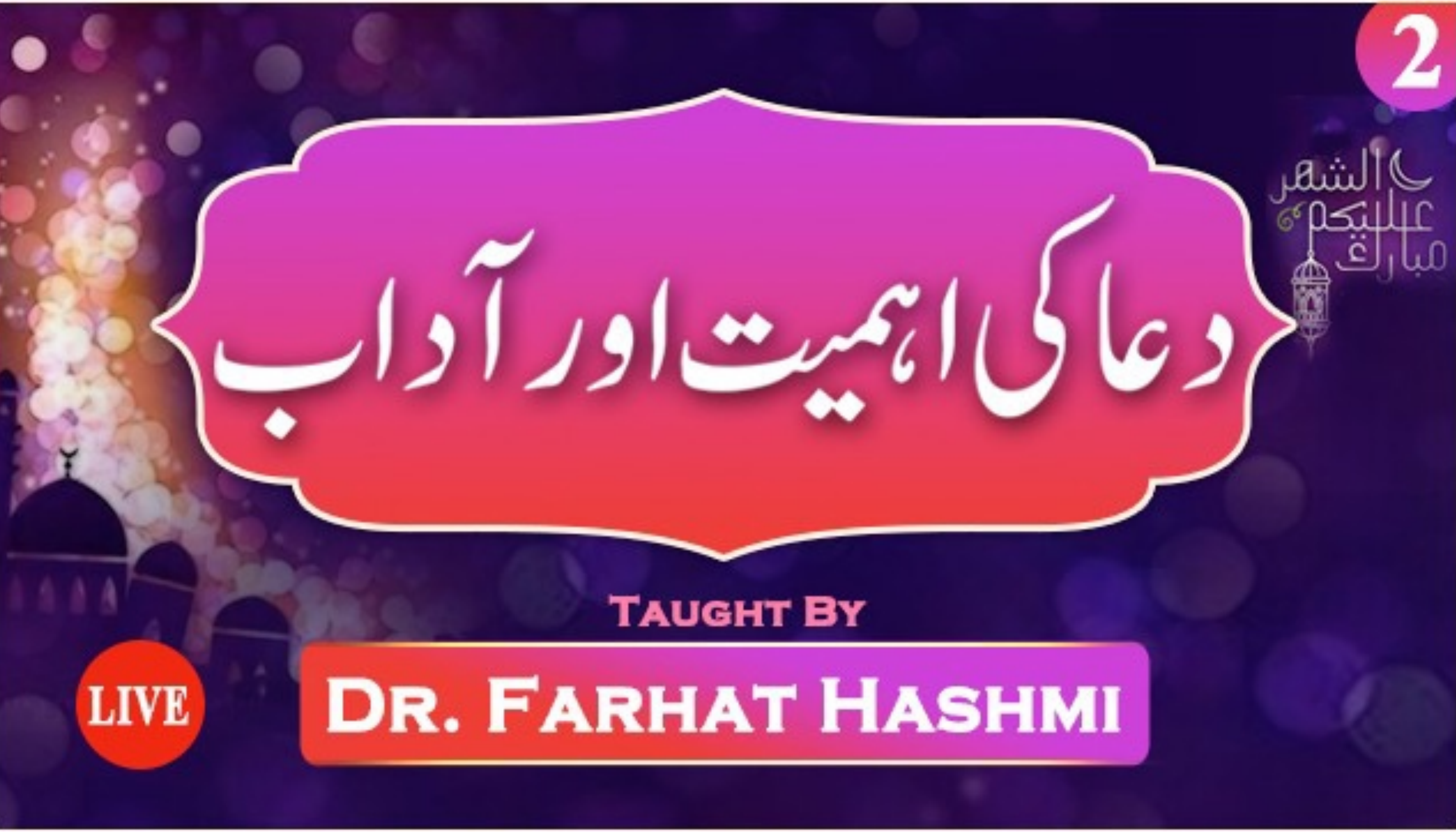

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُونَ (١٨٦)

وَاِذَا	سَاَلَكَ	عِبَادِیْ	عَنِّیْ
اور جب	سوال کریں آپ سے	میرے بندے	میرے بارے میں

فَاِنِّیْ	قَرِیْبٌ
تو بے شک میں	قریب ہوں

اُجِیْبُ	دَعْوَةَ	الدَّاعِ
میں جواب دیتا ہوں	دعا کا	دعا کرنے والے کی

اِذَا	دَعَانِ
جب	وہ دعا کرے مجھ سے

فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لِیْ
پس ضرور وہ حکم مانیں	میرا

وَلْیُؤْمِنُوْا	بِیْ
اور ضرور وہ ایمان لائیں	مجھ پر

لَعَلَّهُمْ	یَرْشُدُوْنَ (186)
تا کہ وہ	وہ ہدایت پائیں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رمضان اور دعائیں

قَرِيبٌ مُجِيبٌ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرة: 186)

اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (کہہ دیجئے) بے شک میں قریب ہوں میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارے تو ان کو چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

دعا کی منزلت ومقام

- بے شک عظیم عبادت، شرف والی عبادت، وہ عبادت جس کو اللہ پسند کرتا ہے، وہ عبادت کہ اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو اللہ غضب ناک ہو جاتا ہے،

وہ عبادت جو توحید کی بنیاد ہے اور جو توحید پر دلالت کرتی ہے وہ عبادت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا ہے۔

اس کے ساتھ مصیبتیں دور ہوتی ہیں، حاجات پوری ہوتی ہیں، تکالیف دور کر دی جاتی ہیں، برکتیں حاصل کی جاتی ہیں

جو مشکلات سے نکلنا چاہتا ہے وہ دعا کو لازم کرلے

اللہ ہی پریشانیوں کو دور کرتا ہے

عموماً لوگوں کا مشکل وقت میں اللہ کے سوا ہر ایک کو بھول جانا

اللہ سے دعا کرنے کی تین صورتیں

1۔ اللہ کی توحید و تعریف بیان کرنا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ,لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

2۔ اللہ سے مغفرت اور رحمت کا سوال کرنا

3۔ اللہ سے دنیوی حاجات کا سوال کرنا

"اللّٰهُمَّ ارزقني مالا وولدا"

انبیاء کا اللہ کے سامنے اپنی حاجات رکھنا

انبیاء کا مشکل میں اللہ کی طرف رجوع کرنا

كَانُوا إِذَا فَزِعُوا فَزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ۔۔۔[مسند أحمد:23927]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔انبیاء پر جب بھی کوئی پریشانی آتی تو وہ نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

دعاوں کی قبولیت کا انحصار

نیکیوں میں دوڑ

آدم علیہ السلام کی مثال

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا آدم علیہ السلام کی دعا کو قبول کرنا

پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لیے (اور معافی مانگی) تو اس نے اس پر مہربانی کی، بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نوح علیہ السلام کی مثال

• كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ()
فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ (القمر:10-9)

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا پس انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلا دیا اور کہنے لگے یہ مجنون ہے اور وہ جھڑک دیا گیا۔ تو اس نے اپنے رب کو پکارا بے شک میں مغلوب ہو گیا ہوں پس تو ہی (میری) مدد کر۔

اللہ تعالیٰ کا ان کی دعا قبول کرنا

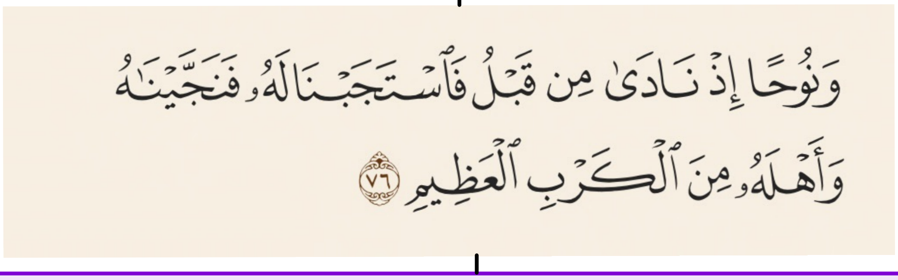

• اور نوح کو بھی جب اس نے اس سے پہلے پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کرلی، پھر اسے اور اس کے گھر والوں کو بہت بڑی گھبراہٹ سے بچا لیا۔

اور بلاشبہ یقیناً نوح نے ہمیں پکارا تو یقیناً ہم اچھے قبول کرنے والے ہیں۔

یونس علیہ السلام کی مثال

- وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ () فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ (الأنبياء:88-87)

اور مچھلی والے کو، جب وہ غصے سے بھرا ہوا چلا گیا، پس اس نے سمجھا کہ ہم اس پر گرفت تنگ نہ کریں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔

ایوب علیہ السلام کی مثال

•وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ () فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ (الأنبياء:84-83)

اور ایوب، جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کرلی، پس اسے جو بھی تکلیف تھی دور کردی اور اسے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ ان کی مثل (اور) عطا کردیے، اپنے پاس سے رحمت کے لیے اور ان لوگوں کی یاددہانی کے لیے جو عبادت کرنے والے ہیں۔

یوسف علیہ السلام کی مثال

•قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ () فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

[يوسف:34-33]

اس نے کہا اے میرے رب! مجھے قید خانہ اس سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ سب مجھے دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں سے ہو جاؤں گا۔ تو اس کے رب نے اس کی دعا قبول کرلی، پس اس سے ان (عورتوں) کا فریب ہٹا دیا۔ بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کا مشکل حالات میں اللہ پر توکل

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ { حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ } قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ [صحيح البخارى:4563]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (کلمہ)حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا،جب ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔

- ان کے یہ کہنے پر آگ ٹھنڈی ہو گئی

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ الانبیاء: 69-68

اے آگ! تو ابراہیم پر سراسر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا۔

ابراہیم علیہ السلام کا نیک اولاد کی دعا مانگنا

•وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَيَهْدِينِ () رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ () فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (الصافات:101-99)

اور اس نے کہا بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، وہ مجھے ضرور راستہ دکھائے گا۔ اے میرے رب! مجھے (لڑکا) عطا کر جو نیکوں سے ہو۔ تو ہم نے اسے ایک بہت بردبار لڑکے کی بشارت دی۔

•الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (إبراهيم:39)

سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے مجھے ۔ ھاپے کے باوجود اسماعیل اور اسحاق عطا کیے۔ بیشک میرا رب تو بہت دعا سننے والا ہے۔

اللہ کا ان کو ہدایت یافتہ اولاد دینا

•وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ(اَ نعام:84)

اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے، ان سب کو ہدایت دی اور اس سے پہلے نوح کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

یعقوب علیہ السلام کی مثال

•قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (يوسف:86)

اس (یعقوب) نے کہا بے شک میں اپنی بے قراری اور غم کی شکایت صرف اللہ سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ (باتیں) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یوسف علیہ السلام کی مثال

•قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ () فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ [يوسف:34-33]

اس نے کہا اے میرے رب! مجھے قید خانہ اس سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ سب مجھے دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں سے ہو جاؤں گا۔ تو اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی، پس اس سے ان (عورتوں) کا فریب ہٹا دیا۔ بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

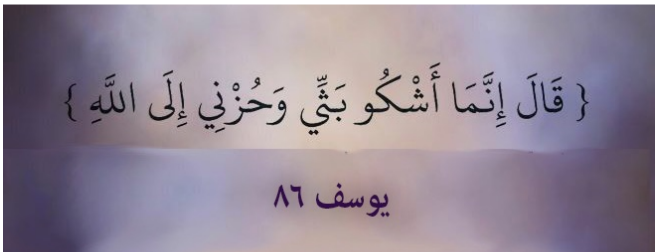

موسی علیہ السلام کی مثال

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

اے میرے رب! جو بھی بھلائی میں سے تو میری طرف نازل کرے بے شک میں اس کا محتاج ہوں۔

موسی علیہ السلام کا ہر مشکل مرحلے میں اللہ کو پکارنا

• قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي () وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي () وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي () يَفْقَهُوا قَوْلِي () وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي () هَارُونَ أَخِي (طه:30-25)

کہا اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ (تاکہ) وہ میری بات سمجھ جائیں۔ اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک مددگار بنا دے۔ ہارون کو، جو میرا بھائی ہے۔

زکریا علیہ السلام کی مثال

- وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ () فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ (الأنبياء:90-89)

اور زکریا کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے درست کر دیا، بیشک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عا. ی کرنے والے تھے۔

نبی ﷺ کا اللہ تعالی سے دعا کرنا

- إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ [الأنفال:9]

جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کر لی کہ بے شک میں ایک، ار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرنے والا ہوں، جو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ہیں۔

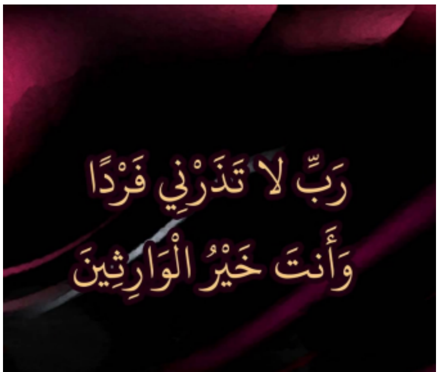

مرد مومن کی مثال

• .... فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ () فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ [غافر:45-44]

۔۔۔پس عنقریب تم یاد کروگے جو میں تم سے کہہ رہاہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتاہوں، بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ تو اللہ نے اسے ان کے برے نتائج سے بچالیا جو انھوں نے تدبیریں کیں اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا

قَرِيبٌ مُجِيبٌ

غار والوں کا اللہ کو پکارنا اور اللہ کا ان کے لیے مشکل سے نکلنے کا راستہ بنانا

وہ بچہ جسے بادشاہ نے جادو گر کے پاس جادو سیکھنے بھیجا تو اللہ نے اسے اپنی پہچان دی۔ بادشاہ کو جب پتا چلا تو اس نے کہا:

• ۔۔۔اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا چنانچہ (بادشاہ کے ساتھی) اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس (لڑکے نے)کہا: اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ اے اللہ جس طرح تو چاہے تو مجھے ان کے مقابلے میں کافی ہوجا۔ اس پہاڑ پر فورا ایک زلزلہ آیا جس سے وہ(بادشاہ کے سارے ساتھی) گر گئے اور وہ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کی طرف آگیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا لڑکے نے کہا اللہ مجھے ان سے کافی ہو گیا۔

• بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں لے جاؤ اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے اس(سمندر) میں پھینک دینا۔(بادشاہ کے ساتھی) اس لڑکے کو لے گئے تو(اس لڑکے نے)کہا: اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان کے مقابلے میں کافی ہوجا۔پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آگیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا اس نے کہا اللہ مجھے ان کے مقابلے میں کافی ہو گیا۔۔۔

آسیہ علیہا السلام کی مثال

• وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

(التحریم:11)

اور اللہ نے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی ہے۔ جب اس نے کہا اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔

اللہ تعالی کا ان کی دعا قبول کرنا

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرعون نے اپنی بیوی کے دو ہاتھوں اور دو پاؤں کے لئے چار میخیں گاڑھیں۔ جب وہ (فرعونی) ان سے جدا ہوتے تو فرشتے ان پر سایہ کر لیتے۔ انہوں نے کہا رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی چھٹکارا نصیب فرما۔ پس اللہ تعالی نے جنت میں ان کے گھر سے پردہ ہٹا (کر ان کو ان کا گھر دکھا) دیا۔

سارہ علیہا السلام کا اللہ سے مدد مانگنا

• نبی ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی اور انہیں لے کر ایک شہر پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا۔ اسے اطلاع دی گئی کہ ابراہیم علیہ السلام ایک ایسی عورت کو لائے ہیں جو سب عورتوں سے خوبصورت ہے۔ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ تمہارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ میری بہن ہے،

• پھر سارہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ تم نے میری بات کو جھٹلانا نہیں کیونکہ میں نے ان کو بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو۔ اللہ کی قسم! اس سرزمین میں میرے اور تمہارے علاوہ کوئی دوسرا مومن نہیں ہے۔ پھر انہوں نے سارہ کو اس ظالم کے پاس بھیج دیا۔

• بادشاہ (سارہ کی طرف بڑھنے کے لیے) اٹھا تو انہوں نے کھڑے ہو کر وضو کیا، پھر نماز پڑھنے لگیں، پھر دعا کی: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے شوہر کے سوا محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو میرے اوپر مسلط نہ ہونے دے۔

• اس پر بادشاہ کا سانس گلے میں پھنس گیا اور وہ گر کر ایڑیاں رگڑنے لگا۔

خولہ بنت ثعلبہ کا اللہ سے شکایت کرنا

• قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ ... (المجادلة:1)

یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑ رہی ہے اور اللہ سے شکایت کر رہی ہے۔

اللهم إن كنت تعلم أني آمنت بك وبرسولك ، وأحصنت فرجي إلا على زوجي ، فلا تسلط علي هذا الكافر

سلف صالحین کا اللہ کو پکارنا

•صحابہ رضی اللہ عنہم اس امت میں سے سب سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول کو جاننے والے تھے اور دین میں سب سے زیادہ بصیرت رکھنے والے تھے تو وہ اس سبب(دعا) کو زیادہ قائم کرنے والے اور اس کی شرائط اور آداب کو دوسروں کی نسبت زیادہ قائم کرنے والے تھے،

•اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعا کے ذریعے اپنے دشمن کے خلاف فتح طلب کرتے تھے اور یہ ان کے لشکروں میں سے عظیم لشکر تھا ،

•اور وہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے کہ تم کثرتِ تعداد کی بنیاد پر فتح نہیں دیے جاتے بلکہ تمہاری مدد آسمان سے کی جاتی ہے۔ [أهمية الدعاء في الشدة والرخاء- طریق الاسلام]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جمل کی جنگ کے موقع پر جب زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا میں ان کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے کہا بیٹے ! آج کی لڑائی میں ظالم مارا جائے گا یا مظلوم۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا اور مجھے سب سے بڑی فکر اپنے قرضوں کی ہے۔ کیا تمہیں بھی کچھ اندازہ ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا کچھ مال بچ سکے گا؟

پھر انہوں نے کہا بیٹے ! ہمارا مال فروخت کر کے اس سے قرض ادا کر دینا۔ ۔۔۔۔اور فرمانے لگے کہ بیٹا ! اگر قرض ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ تو میرے مولا سے اس میں مدد چاہنا۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم ! میں ان کی بات نہ سمجھ سکا، میں نے پوچھا : اے میرے بابا ! مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللَّهُ آپ کے مولا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہُ ! .

عبداللہ نے بیان کیا ، قسم اللہ کی ! قرض ادا کرنے میں جو بھی دشواری سامنے آئی تو میں نے اسی طرح دعا کی ، يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ کہ اے زبیر کے مولا ! ان کی طرف سے ان کا قرض ادا کرا دے اور ادائیگی کی صورت پیدا ہو جاتی تھی۔ [البخاری:3129]

اللہ سے دعا کرنے کا انداز

•سفیان ثوری کہا کرتے تھے: اے وہ ذات! جس کو اپنے تمام بندوں میں سے وہ انسان سب سے زیادہ محبوب ہے جو اس سے مانگے تو کثرت سے مانگے۔

•اے وہ ذات! جس کو اپنے تمام بندوں میں وہ انسان سب سے زیادہ ناپسند ہے جو اس سے نہ مانگے۔

•اور تیرے سوا کوئی بھی ایسا نہیں ہے اے میرے رب!۔(ابن کثیر: 4/87)

اللہ کے آگے اپنی چھوٹی سے چھوٹی حاجت رکھنا

•لیث بن سعد سے روایت ہے وہ ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں مجھے نمک بھی چاہیے ہو تو میں اپنی دعاؤں میں اللہ سے مانگتا ہوں۔[أبو حازم سلمة بن دينار- شبكة ا ُ لوكة]

•بعض سلف صالحین اپنی نمازوں میں اللہ سے اپنی تمام ضروریات مانگتے تھے،

•یہاں تک کہ آٹے میں ڈالے جانے والا نمک اور اپنی بکری کا چارہ اور گھاس بھی اللہ سے مانگتے تھے۔[جامع العلوم والحكم/303].

دوسروں کو بھی اللہ سے مانگنا سکھانا

•عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سب کچھ اللہ سے مانگو یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی کیونکہ اگر اللہ میسر نہ کرے تو وہ کبھی بھی میسر نہ ہو۔] أخرجه ابن السني (رقم 349)

دعا کی قبولیت کے درجات

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے خواہ دنیا میں ہی اسے وہ چیز عطا کر دی جائے،
- یا اسے اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ بنا دیا جائے،
- یا پھر اس دعا کے بقدر اسکے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی دعا کسی گناہ یا قطع رحمی کے لئے نہ ہو اور وہ جلدی نہ کرے،
- (صحابہ نے) عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہے کہ میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اس نے قبول نہ کی۔

- اللہ تعالی کبھی مانگی ہوئی چیز ہی دے دیتا ہے
- کبھی مانگی ہوئی چیز سے بہتر دیتا ہے
- کبھی مانگی ہوئی چیز جیسی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے
- کبھی گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے

اللہ سے دعا نہ کرنے والوں کی مذمت

- اللہ کو نہ پکارنا تکبر ہے
- مشکل میں اللہ کو نہ پکارنا دلوں کی سختی کا باعث
- سب سے عاجز انسان
- اللہ سے مایوس ہونا کبیرہ گناہ ہے

غیر اللہ سے دعا مانگنے کی مذمت

- غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے
- اس کے سوا سب سہارے کمزور ہیں
- غیر اللہ کو پکارنا سراسر گمراہی ہے
- اللہ کے سوا کوئی بھی کسی بھی چیز کا مالک نہیں
- غیر اللہ دعا کو قبول کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے
- مدد کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے
- غیر اللہ نہ ہی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان دور کر سکتے ہیں
- نہ تکلیف کو ہٹا سکتے ہیں اور نہ ہی اسے بدل سکتے ہیں
- اللہ کے سوا دوسروں کو پکارنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے